انعام الحق
فی
عقائد شیخ عبدالحق رح
اشعۃ اللمعات
مدارج النبوت
شرح فتوح الغیب
حافظ محمد عدنان فاروقی

انعام الحق

فی

عقائد شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ

حافظ محمد عدنان فاروقی

نام کتاب انعام الحق فی عقائد شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ
مؤلف حافظ محمد عدنان فاروقی
سنہ اشاعت ۱۴۴۲ھ/ ۲۰۲۰ء

فہرست مضامین

انتساب

جدامجد شیخ الحدیث فاتح قادیانیت حضرت مولانا

عبدالوہاب سریابی علیہ الرحمۃ اور والد ماجد

حضرت مولانا محمد جاوید صاحب مدظلہ العالی

وجملہ اساتذہ کرام کے نام۔۔۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

الحمدللہ رب العلمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی خیر خلقه محمد وعلی آله واصحابه اجمعین:

امابعد!

بندہ گناہ گار محتاج پروردگار محمد عدنان فاروقی حنفی غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ زمانہ حال میں کفار کی سازش مسلسل جاری ہیں کہ مسلمانوں کو کیسے گمراہ کیا جائے اور اپنی منزل مقصود سے روکیں۔ اس پرفتن دور میں ہمیں چاہیے کہ ہم اتحاد و اتفاق سے رہے اور اتحاد میں برکت ہوتی ہیں اور یہ بات اظہر من الشمّس ہے کہ جو جماعت متحد ہو اسے شکست دینا بہت مشکل ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے تھا کہ وہ اپنے تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ایک صف میں کھڑے ہوتے لیکن حیف باشد ہمارے ہاں چند ایسے لوگ ہیں جو حسب معمول مسلمانوں کی اتحاد کو ختم کرنے کی ناکام سازشیں کرتے آرہے ہیں جو فرقہ بریلویہ کے نام سے معروف ہے۔

اس دور میں ہمیں چاہیے تھا کہ ہم ایک ہوکر کفار کو شکست دیتے لیکن ہم دیکھتے ہیں اس فرقہ کی جانب سے آئے روز فتنہ انگیز کتب شائع ہورہے ہیں کبھی امام بخاریؒ کو مشرک بنانے کی ناکام سازش تو کبھی شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کو مشرک بنانے کی ناکام سازش جاری ہیں اور اختلافات کو ہوا دے کر امت مسلمہ کی اتحاد کو توڑنے کی ناکام سازشیں کررہے ہیں۔ جن کو قرآن مجید پڑھنا نہیں آتا داڑھی منڈے اور بے نمازی ہیں وہ بھی ان اکابرین پر زبان درازی کرتے ہیں جن کی پوری زندگی نماز تہجد قضاء نہیں ہوئی۔ اور جنہیں عربی قواعد سے واقفیت نہیں وہ بھی کتب لکھنے

بیٹھے ہیں ایسے کم عقل اور احمق کیلئے بجز اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں

برین عقل و دانش بباید گریست

اسی فرقہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے ایک کتاب لکھی ہیں جو ''شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور عقائد و معمولات اہلسنت'' کے نام موسوم ہیں جس کا مصنف مفتی اعجاز احمد قادری ہے ۔جس میں موصوف نے اپنے خود ساختہ عقائد کو شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی جانب منسوب کیا ہیں۔

قارئین کرم ! تعجب کی بات ہے ایسے عقائد جس پر فقہاء کرام کا فتوی ہو کہ جو اس طرح عقیدہ رکھے وہ کافر ہے اور جو نصوص کے صریح خلاف ہو اس جیسے عقائد کو شیخ عبدالحقؒ کی جانب منسوب کرنا بجز جہالت وحماقت اور اپنے اعمی مقلدین کی دل جوئی کے اور کچھ نہیں۔

درحقیقت شیخؒ کا ان کے عقائد کے ساتھ دور دور تک کوئی تعلق نہیں شیخؒ حنفی المذہب ہے اور ان کے وہی عقائد ہیں جو دیگر علماء احناف کا ہیں۔ یہ خود ساختہ عقائد سے ان کا کوئی تعلق نہیں بحمد اللہ تعالی۔

آئندہ صفحات میں آپ پڑھیں گے کہ شیخؒ کے عقائد کیا ہیں اور ان کے۔ یہاں بطور مثال ایک ایسی عبارات پیش کروں گا جسے بریلوی کفر کہتے ہیں لیکن شیخؒ نے اس کی تصریح کی ہے۔

(لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك الآیۃ) بریلوی ذنب کی نسبت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کرنے کو کفر قرار دیتے ہیں (ملاحظہ ہو النجوم الشہابیہ ص/ ۷۴ مطبوعہ غوثیہ بک ڈپو از محبوب علی خان قادری) اس کتاب پر پچاس (۵۰) سے زائد بریلوی علماء کی تقاریظ موجود ہیں۔ اور بریلویوں کا یہ اصول بھی یاد رہے کہ کتاب کی تصدیق کرنے والے کا بھی وہی عقیدہ سمجھا جائے گا جو مصنف کا ہوگا ملاحظہ ہو (طاہر القادری کی حقیقت ص/ ۱۲۹ مطبوعہ باب الاسلام کراچی) لہذا ثابت ہوا کہ پچاس سے زائد بریلوی علماء کا یہ عقیدہ ہیں کہ ذنب کی نسبت

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کرنا کفر ہیں۔

جب کہ شیخ محدث دہلوی ؒ نے ذنب کی نسبت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

''(وقد غفر الله له ماتقدم من ذنبك وما تاخر) وحال آنكه بتحقيق آمرزيده است خدائے تعالى مراو را آنچه پيش گزشته است از گناهان او وآنچه پس آمده'' (اشعۃ اللمعات جلد ا صفحہ ۶۹ مطبوعہ کتب خانہ محمدی بمبئی)

اور حالانکہ تحقیق کے ساتھ کہ اللہ تعالی نے آپ کو بخشا ہوا ہے جو کچھ گناہ پہلے ہوئے اور جو بعد میں۔

اب یہ فیصلہ بریلوی حضرات کریں کہ آپ کے نزدیک حضرت شیخ ؒ کی کیا حیثیت ہیں۔

مناسب تو نہیں تھا کہ حضرت شیخ ؒ کے مسلک کو واضح کیا جائے۔ کیونکہ حضرت شیخ ؒ کا بھی وہی عقائد ہے جو دیگر علماء احناف کا ہیں۔ اور ہر ذی شعور عام وخاص جانتا ہے کہ علماء احناف کا اس جیسے شرکیہ اور بدعتیہ عقائد سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن خدشہ تھا کہ کہی عوام غلط فہمی کے شکار ہوکر یہ نہ سمجھے کہ واقعی حضرت شیخ ؒ کے وہی عقائد ہیں جسے مؤلف موصوف نے ان کی جانب منسوب کیا ہیں۔

اس لئے بندہ نے سوچا کہ مختلف فیہ مسائل مین فریقین کا عقیدہ اور حضرت شیخ ؒ کا عقیدہ کو واضح کروں تا کہ عوام سمجھ جائیں کہ ان کے عقائد کیا ہیں اور شیخ ؒ کا عقیدہ کیا ہے۔

باقی حضرت شیخ محدث دہلوی ؒ کی جن عبارات سے فریق مخالف نے اپنے باطل عقائد کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہیں ان سے ہرگز ان کا مدعی ثابت نہیں ہوسکتا۔

بریلویوں کی یہ عادت ہے کہ اصل نزاع سے ہٹ کر کسی اور مسئلہ پر دلائل پیش کرتے ہیں

جوہمیں مسلم ہیں۔فقط اپنے عوام کی دل جوئی کے لئے وہ کئی دلائل پیش کرتے ہیں کہ ہمارا مسلک اس سے ثابت ہوالیکن یہ پتہ نہیں چلتا کہ دلائل کس بات پر دے رہا ہوں۔یہی حرکت مؤلف موصوف نے کی ہے۔

فقیر شرح صدر اور ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہے کہ شیخ کا ان کے عقائد سے کوئی تعلق نہیں اور نہ شیخ نے اپنی کتب میں ان عقائد کی تصریح کی ہے جب یہ عقائد اس وقت تھے ہی نہیں تو تصریح کیا کرے گا۔اس لئے اگر فریق مخالف کو اس سے اختلاف ہے تو وہ اولاً اپنا عقیدہ کھل کر بیان کرے اور پھر اسی عقیدہ کے مطابق شیخؒ کی عبارات پیش کرے دعوی ایران کی اور دلائل توران کی کا مصداق نہ بنے۔

فریق مخالف کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا علم تھا اور ہمارا عقیدہ ہے کہ قیامت کا علم اللہ تعالی کے سوا کسی کو نہیں۔اب فریق مخالف اس پر حضرت شیخؒ کی ایک صریح عبارت پیش کرے کہ جس میں حضرت شیخؒ نے اس کی تصریح کی ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا علم تھا۔اس کے مقابل ہم شیخؒ کی عبارت پیش کریں گے جس میں حضرت شیخ نے واضح فرمایا ہے کہ قیامت کا علم اللہ تعالی کے سوا کسی کو نہیں۔

فریق مخالف ان عبارات سے استدلال کیا ہے جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کا ذکر ہے اور اس کا منکر بحمد اللہ ہم نہیں یا ان عبارات سے جن کا تعلق انباء الغیب یا اخبار الغیب سے ہیں جس کا منکر ہم نہیں اور منکر کو ملحد سمجھتے ہیں۔فقیر کہتا ہے قیامت تک فریق مخالف حضرت شیخ کی ایسی عبارت پیش نہیں کرسکتا جس میں صراحتا ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا علم تھا۔ جب یہ ثابت نہیں کرسکتا تو دعوی باطل اور باقی جن عبارات سے استدلال کیا ہے وہ خود بخود باطل ہوگا کیونکہ جب دلائل دعوی کے مطابق نہیں تو اس دلائل کی کچھ حیثیت نہیں وہاں صرف یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ مدعی کی کج فہمی ہے جن سے غلط استدلال کر رہا ہے۔اسی طرح دیگر مسائل میں بھی

ان کا یہی حال ہیں۔

اور جن عبارات سے بظاہر ان کے عقیدہ کی تائید ہوتی ہے ان سے مراد وہ ہرگز نہیں جو فریق مخالف کا عقیدہ ہے۔ بلکہ ان کا مطلب وہی لیا جائے گا جو حضرت کی عبارات سے ظاہر ہے۔ اور ظاہر سی بات ہے ایک عقیدہ کو اگر حضرت کسی جگہ رد کرے تو دوسری مقام پر اس کی تصریح ہرگز نہیں کرسکتا۔

محمد عدنان فاروقی عفی اللہ عنہ

مختصر حالات زندگی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالحقؒ کے اجداد میں جس بزرگ نے سب سے پہلے سرزمین ہند پر قدم رکھا وہ آغا محمد ترک تھے۔ آغا محمد بخارا کے رہنے والے تھے تیرہوں صدی عیسوی میں جب مغلوں نے وسط ایشیا میں آگ وخون کا ہنگامہ برپا کیا تو وہ اپنے وطن سے بددل ہوکر ترکوں کے ایک کثیر جماعت کے ساتھ ہندوستان تشریف لے آئے۔

حضرت شیخؒ کے والد ماجد مولانا سیف الدین ۹۴۰ھ بمطابق ۱۵۱۴ءکو دہلی میں پیدا ہوئے تھے۔ اللہ تعالی نے ان کو علم وعمل کی بہت سی خوبیاں عطاء کی تھیں۔ وہ ایک صاحب دل بزرگ اچھے شاعر تھے۔

ولادت:

ماہ محرم ۹۵۸ھ بمطابق ۱۵۵۱ءکو آپ دہلی میں پیدا ہوئے۔ یہ اسلام شاہ سوری کا عہد حکومت تھا مہدوی تحریک اس وقت پوری عروج پر تھی اور علماء کی جانب سے تکفیر وتضلیل کا کام بڑے زور وشور کے ساتھ کیا جارہا تھا مہدوی فرقہ کے بانی سید محمد جونپوری تھے۔

والد کے آغوش میں:

شیخ محدث دہلویؒ کی ابتدائی تعلیم وتربیت اور خیالات کے نشوونما میں ان کے والد ماجد کا خاص حصہ ہے۔ ایام طفلی میں انہوں نے اپنے بیٹے کی تربیت کی طرف توجہ کی تھی۔ شیخ کے والد ماجد نے ان کو بعض ایسی ہدایتیں کی تھیں جن پر شیخ تمام عمر عمل پیرا رہے اور جو آج بھی ان کی خاص شان اور مخصوص روایات کا ایک اہم حصہ سمجھی جاتی ہے۔

والد ماجد کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کے دل میں صرف حصول علم کی لگن ہی پیدا نہیں کی بلکہ اس کے ذہن میں علم کے متعلق صحیح نظریے بھی قائم کر دیے۔

ابتدائی تعلیم:

حضرت شیخ محدث دہلویؒ کوخود ان کے والد ماجد ہی نے تعلیم دی تھی ۔سب سے پہلے قرآن پاک شروع کرایا اور وہ بھی نئی انداز سے شیخ نے ابھی قواعد تہجی بھی نہیں سیکھے تھے کہ ان کے والد ماجد نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ قرآن پاک کی کچھ سورتیں لکھ کر ان کو یاد کرنے کے لئے دیتے تھے۔اسی طرح تین مہینہ میں پورا کلام پاک ختم ہوگیا۔

اس کے بعد لکھنے کی طرف توجہ کی اور ایک ماہ کی قلیل مدت میں لکھنا سیکھ لیا۔تھوڑی ہی مدت میں کتابت اور انشاء کا سلیقہ پیدا ہوگیا۔شیخ محدثؒ نے اپنی اس کامیابی کا اصلی سبب اپنے والد کو قرار دیا ہے۔فرماتے ہیں جو کچھ بھی ہے وہ ان کی توجہ اور عنایت کا اثر ہے۔

تصانیف:

حضرت محدث دہلویؒ کا عمر کا بیشتر حصہ تصنیف وتالیف میں بسر ہوا۔ہر علم وفن پر آپ نے کتابیں لکھی ہیں جن کی تعداد ساٹھ (۶۰) ہیں اور اگر مکاتیب ورسائل کو بھی شامل کرلیا جائے تو یہ تعداد ایک سوسولہ (۱۱۶) تک پہنچتی ہیں۔ان میں سے مشہور کتابیں درج ذیل ہیں:

(۱) اخبار الاخیار
(۲) آداب الصالحین
(۳) آداب اللباس
(۴) اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ
(۵) زبدۃ الآثار
(۶) تکمیل الایمان
(۷) جذب القلوب
(۸) شرح سفر السعادۃ
(۹) شرح فتوح الغیب
(۱۰) فہرس التوالیف
(۱۱) ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ
(۱۲) مدارج النبوۃ
(۱۳) لمعات شرح مشکوۃ

وصال:

۲۱ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ کو یہ آفتاب علم جس نے چورانوے (۹۴) سال تک فضائے ہند کو منور رکھا غروب ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (ماخوذ تکمیل الایمان مترجم)

عقیدہ توحید اور شیخ عبد الحق ؒ

عقیدہ توحید سے قبل ہم لفظ توحید پر کلام کریں گے تا کہ معلوم ہو جائیں جو توحید کے مدعی ہے انہیں لفظ توحید ہی سے چھڑ ہے آگے عقیدہ توحید میں ان کا کیا حال ہو گا۔

لفظ توحید اور بریلوی:

مولوی اقتدار احمد نعیمی لکھتے ہیں کہ:

''تقریباً آٹھ (۸) الفاظ خالصتاً وہابیوں کی ایجاد ہیں (۱) توحید کا لفظ (۲) موحد کا لفظ''
(العطایا الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ جلد ۵ صفحہ ۲۹۶ بحوالہ دست و گریباں جلد ۱)

نیز لکھتے ہیں:

''لفظ توحید کی ایجاد ہی توہین نبوت کے لئے ہوئی ہے''(ایضاً صفحہ ۲۹۷)

ان کو تو لفظ توحید ہی قبول نہیں تو توحید کا عقیدہ کہاں سے ہو گا۔ اور چونکہ شرک اور توحید ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے جہاں شرک ہو گا وہاں توحید نہیں ہو گا اور جہاں توحید ہو گا وہاں شرک نہیں ہو گا یہی وجہ ہے کہ انہوں نے شرکیہ عقائد اپنا کر توحید سے منہ پھیرا۔ اب ان کو نہ عقیدہ توحید قبول ہے اور نہ لفظ توحید۔ ؎

شرک و بدعت کو تو نے کیا پسند
توحید و سنت سے پھرا پھر ہم کو کیا

لفظ توحید اور علماء اہلسنت:

الحمد للہ علماء اہلسنت لفظ توحید کو با معنی لفظ قرار دیتے ہیں اور اسی نام سے کتب لکھتے ہیں اور اس لفظ کے کافی اچھی تشریح کرتے ہیں اور کیوں نہ کرے جب کہ قرآن مجید میں ایک سورۃ کا نام توحید ہیں جو معروف ہے سورۃ اخلاص کے نام سے۔ علماء اہلسنت نے اسی نام سے کتب لکھی

ہیں خصوصاً امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کی مایہ ناز تصنیف ''گلدستہ توحید'' اور حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ بخاریؒ کی کتاب ''توحید اور شرک کی حقیقت'' قابل تعریف اور قابل ذکر و قابل مطالعہ ہیں۔

حضرت امام اہلسنت شیخ صفدرؒ فرماتے ہیں:

''قرآن کریم نے جتنا زور شرک کی تردید اور توحید کے اثبات پر دیا ہے اتنا زور کسی دوسرے مسئلہ پر نہیں دیا'' (گلدستہ توحید صفحہ ۱۴ طبع گوجرانولہ)

توحید یہ ہے کہ اللہ تعالی کی وحدانیت کا اقرا کرنا اور زبان سے اقرار کرنا کہ اللہ تعالی اپنی ذات وصفات میں یکتا اور منفرد ہیں۔ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں نہ ذات میں نہ صفات میں۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے نہ ہوگا۔ اللہ الصمد

لفظ توحید اور شیخ عبدالحقؒ:

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اپنی تصانیف میں کئی مقام پر لفظ توحید کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ شرح فتوح الغیب کے اندر تقریباً بیس (۲۰) سے زائد مقامات پر لفظ توحید کا ذکر کیا ہے ۔(ملاحظہ ہو شرح فتوح الغیب فارسی)

فرماتے ہیں کہ:

''ولیکن این کلمہ توحید است'' (اشعۃ اللمعات جلد ۲ صفحہ ۱۰۷)

نیز فرماتے ہیں:

''ولا الہ الا اللّٰہ کلمہ اخلاص و توحید است'' (ایضاً صفحہ ۱۰۹)

اگر لفظ توحید توہین نبوت کے لئے ایجاد ہوتی تو شیخؒ اسے کبھی استعمال نہ فرماتے۔ ہاں

اگر فریق مخالف کے نزدیک حضرت شیخ وہابی ہے تو یہ الگ بات ہے کیونکہ ان کے نزدیک لفظ توحید کی ایجاد وہابیوں نے کی ہے تو شاید شیخ بھی ان کے نزدیک وہابی ہوگا۔

اللہ تعالی حاضر وناظر ہے

عقیدہ بریلویہ:

مولوی حشمت علی خان لکھتے ہیں:

''اللہ رب العزۃ ہر جگہ حاضر وناظر ہونے سے پاک ہے'' (فتاوی حشمتیہ صفحہ ۹۱ تنظیم اہلسنت پاکستان)

مولوی ظفر الدین قادری لکھتے ہیں:

''حاضر وناظر سرے سے صفات الھیہ سے نہیں اور نہ ان کا اطلاق اللہ تعالی پر جائز (ہیں)''(فتاوی ملک العلماء صفحہ ۲۹۷ شبیر برادرز لاہور)

مولوی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

''ہر جگہ میں حاضر وناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں'' (جاء الحق صفحہ ۱۶۱ نعیمی کتب خانہ گجرات)

نیز لکھتے ہیں:

''خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے'' (ایضاً صفحہ ۱۶۲)

مولوی الیاس عطاری لکھتے ہیں:

''سوال: اللہ عزوجل کو حاضر وناظر کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں کہہ سکتے'' (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب صفحہ ۱۷۵ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

مولوی احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں:

’’متاخرین کے زمانہ میں بعض لوگوں نے اللہ تعالی کو حاضر وناظر کہنا شروع کیا اس دور کے علماء نے اس پر انکار کیا بلکہ بعض علماء نے اس اطلاق کو کفر قرار دے دیا‘‘ (تسکین الخواطر صفحہ ٦)

عقیدہ علماء اہلسنت:

یہ ہے کہ ہروقت ہر جگہ ضاضر وناظر ہونا یہ صفت خاصہ باری تعالی ہیں ۔ وہ اپنی شایان شان ہر جگہ موجود حاضر وناظر ہے۔ اس کے علاوہ یہ صفت کسی میں نہیں پائی جاتی چاہے ولی ہو یا نبی ہو۔ اور اللہ تعالی کا ہر جگہ حاضر وناظر ہونا صفت علم کے اعتبار سے ہے کیونکہ اللہ تعالی جسم وتجسم سے پاک ہے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند جلد ۱۸ صفحہ ۱۱۷ دارالاشاعت کراچی/ تبرید النواظر فی تحقیق الحاضر والناظر/ براہین اہلسنت صفحہ ۱۲۸ کتب خانہ مجیدیہ ملتان/ توحید وشرک کی حقیقت صفحہ ۲۰٦ طبع ملتان/ آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد ۱ صفحہ ۱۵۵ تا ۱٦۳ مکتبہ لدھیانوی/ اختلاف امت اور صراط مستقیم صفحہ ۳۸ مکتبہ مدینہ لاہور/ علماء دیوبند کے عقائد ونظریات صفحہ ٦۵ / ادیان باطلہ اور صراط مستقیم صفحہ ۳۱۰ بیت الاشاعت کراچی)

عقیدہ شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں کہ:

”اللّٰہ حاضری اللّٰہ ناظری“ (اخبار الاخیار صفحہ ۲۰۰ بحوالہ دست وگریباں جلد ۳ صفحہ ۳۲۷)

فرماتے ہیں:

"الشهید: از شہود است بمعنی حاضر آمدن یا از شہادت بمعنی گواہی دادن حق سبحانہ حاضر ومطلع است بر ظاہر وباطن" (اشعۃ اللمعات جلد ۲ صفحہ ۹۸ طبع بمبئی)

الشہید شہود سے ہے بمعنی حاضر ہونا یا شہادت سے بمعنی گواہی دینا اللہ تعالی حاضر اور مطلع ہے ظاہر اور باطن پر۔

اگر ہر جگہ حاضر وناظر ہونا خدا تعالی کی صفت نہیں ہوتی تو حضرت شیخؒ کبھی اللہ تعالی کو حاضر وناظر نہیں مانتے۔

مسئلہ خلف وعید اور شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ

عقیدہ بریلویہ:

مولوی نعیم الدین مرادآبادی لکھتے:

"کذب وغیرہ عیوب وقبائح اللہ سبحانہ وتبارک وتعالی کے لئے محال ہے ان کو تحت قدرت بتانا اور اس آیت سے استدلال کرنا غلط اور باطل ہے" (خزائن العرفان صفحہ ۱۵۲ المجدد احمد رضا اکیڈمی)

مفتی عبد المتین بہاری لکھتے ہیں:

"نعوذ باللہ دنیا میں ایک جماعت اس کی قائل ہے کہ اللہ تعالی جھوٹ بول سکتا ہے (کذب صریح ہے علماء دیوبند کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں آئندہ سطور میں آپ پڑھیں گے۔ فاروقی) اور وعدہ خلافی کرسکتا ہے" (عقائد ومعمولات اہلسنت صفحہ ۵۱ طبع لاہور)

عقیدہ علماء اہلسنت:

امام اہلسنت شیخ سرفراز خان صفدرؒ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالی نے اپنے کلام میں جو کچھ فرمایا ہے اس کے خلاف وہ ہرگز ہرگز نہیں کرے گا کیونکہ وہ سچا ہے اور اس کا کلام سچا ہے۔خود اسی کا فرمان ہے **ومن اصدق من اللہ حدیثا** اللہ تعالی سے بڑھ کر بات میں کون زیادہ سچا ہے؟ لیکن اگر وہ اس کے خلاف کرنا چاہے تو اس کی بھی قدرت ہے۔مثلا اس کو قدرت ہے وہ کسی نیک اور متقی آدمی کو بجائے جنت کے دوزخ میں ڈال دے اور اس پر بھی اس کو قدرت ہے کہ بڑے سے بڑے گناہ گار حتی کہ کافرو مشرک کو جنت میں داخل کردے یقینا وہ اپنے اختیار سے ایسا کرسکتا ہے۔ یہ الگ بات ہے وہ کرے گا ہرگز نہیں کیونکہ اس کا وعدہ سچا ہے اور وہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ **ان اللہ لا یخلف المیعاد** بیشک اللہ تعالی وعدہ خلافی نہیں کرتا وہ وہی کچھ کرے گا جو کچھ فرما چکا ہے اور اس مسئلہ کو اہل حق خلف وعید اور امکان کذب سے تعبیر کرتے ہیں مگر یہ یاد رہے کہ امکان کذب سے اصل کذب کا امکان نہیں بلکہ صورت کذب مراد ہے'' (تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین صفحہ ۱۳۹ مکتبہ صفدریہ)

قطب الاقطاب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے اس پر لمبی بحث کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

''اللہ تعالی کی ذات پاک ومنزہ ہے اس کے کلام میں ہرگز ہرگز شائبہ کذب نہیں جو شخص اللہ تعالی کے متعلق یہ عقیدہ رکھے وہ کافر و مردود ہے اور مخالف قرآن وحدیث واجماع امت ہے۔ البتہ یہ علماء اہل حق کا عقیدہ ہیں کہ اللہ تعالی نے فرعون وہامان وابی لہب کو قرآن میں جہنمی ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔اس کے خلاف وہ ہرگز ہرگز نہیں کرے گا لیکن اللہ تعالی قادر ہے اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ ان کو جنت میں ڈال دیں پس اللہ تعالی عاجز نہیں ہے اگر چہ وہ ایسا نہیں کرے گا کیونکہ جو فرمایا ہے وہ اس کے خلاف نہیں کرے گا۔اور امکان کذب کا جو معنی مخالفین

نے لیا ہے وہ دراصل کذب نہین صورت کذب ہے اس کی تحقیق میں طول ہے'' (فتاوی رشیدیہ صفحہ ۹۳ تا ۹۶ طبع کراچی)

علماء دیوبند کا عقیدہ واضح ہے کہ اللہ تعالی کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ کافر کو جنت میں ڈال دیں اور مؤمن کو جہنم میں۔ پس اللہ تعالی کے لئے کوئی شئی مشکل نہیں لیکن یہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالی ایسا نہیں کرے گا۔ اس کے برعکس بریلویوں کا عقیدہ ہیں کہ اللہ تعالی ایسا نہیں کر سکتا۔

عقیدہ شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں:

''اللہ تعالی پر کچھ واجب نہیں اور نہ وہ کسی چیز کے کرنے پر مجبور و مضطر ہے۔ لطف وقہر، ثواب وعذاب یہ سب خدا کے لئے لازم نہیں ہیں ۔

کردگار آں کند کہ خود خواہد
حکم بر کردگار نتواں کرد

فرمانبردار بندوں کو ان کے حسن اعمال پر جزاء وثواب دینا محض اس کے فضل وکرم سے ہے اور سرکش ونافرمان انسانوں پر عذاب وعقاب یقیناً اس کا عدل وانصاف ہے۔ اگر وہ قہر وغضب سے کام لے جب بھی قابل تعریف ہے اور اگر فضل وکرم سے اپنے بندوں کو نوازے تو اس صورت میں بھی اس کی تعریف کی جائے گی۔ حاصل یہ ہے اس پر کسی کا حق ثابت نہیں ہاں اتنا ضرور ہے کہ مطیع لوگوں کو ثواب عطاء فرمانے کی اور عاصی انسانوں پر عذاب کی اطلاع اس نے دی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اگر وہ اس کے خلاف کرے یعنی تمام فرمانبرداروں کو عذاب وقہر میں مبتلا کر دے اور سب عاصی ونافرمان اس کے فضل وکرم سے سرفراز ہوں تو اس پر کسی کی مجال نہیں ہے کہ دریافت کر سکے کہ ایسا کیوں ہوا اور ویسا کیوں نہ ہوا (ایمان کیا ہے اردو ترجمہ تکمیل

الایمان صفحہ ۳۱ تا ۳۲ طبع لاہور)

جو عقیدہ علماء اہلسنت کا ہیں وہی حضرت شیخؒ کا حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی پر یہ واجب نہیں کہ وہ کسی چیز کے بارے میں خبر دی تو اس کے خلاف اسے قدرت نہیں بلکہ اس کے خلاف کرنے پر قدرت رکھتا ہے لیکن کرتا نہیں کیونکہ اللہ تعالی اپنی خبر کے خلاف ہرگز ہرگز نہیں کرے گا ۔ یہ علماء حق کا عقیدہ ہے اور اسی کو حضرت شیخؒ نے واضح کیا۔

حضرت نے جو فرمایا کہ اللہ تعالی پر کچھ واجب نہیں ۔۔۔۔ الخ اس عبارت میں معتزلہ کا رد کیا کیونکہ معتزلہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا ہے اسی طرح کرنا اس پر واجب ہے اس کے خلاف اس کو قدرت نہیں ۔ لیکن حضرت شیخ نے واضح کردیا کہ اگر اللہ تعالی چاہے تو تمام فرمانبرداروں کو عذاب دیں جہنم میں ڈال دیں اور تمام گناہ گاروں کو بخش دیں جنت میں ڈال دیں اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں اور نہ کوئی سوال کرنے والا اور نہ اعتراض کرنے والا کیونکہ وہ خالق اور مختار کل ہے اسے اختیار ہے اپنی مرضی سے جو چاہے کرے۔ کسی کی مجال نہیں وہ اس کی قدرت پر سوال اٹھائے۔

فریق مخالف کی جانب سے حضرت محدث دہلویؒ پر فتوی کفر

مولوی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں:

جو یوں کہے کہ رب قادر ہے کہ ولیوں کو دوزخ میں ڈال دے اور وہ قادر ہے کہ کافروں کو جنت میں بھیج دے وہ رب کی حمد نہیں کر رہا بلکہ کفر بک رہا ہے (تفسیر نعیمی جلد ۷ صفحہ ۵۶۲ سورۃ انعام آیت ۶۲ بحوالہ ہدیہ بریلویت صفحہ ۵۷)

مکر (خفیہ تدبیر) خدا اور شیخ عبدالحقؒ

عقیدہ بریلویہ:

مولوی محبوب علی خان لفظ مکر و دیگر علماء دیوبند کے تراجم کے بارے میں لکھتے ہیں:

ان کفری ترجموں کا بطلان روز روشن سے زیادہ ظاہر و باہر اور واضح تر ہے (النجوم الشھابیہ صفحہ ۲۲ غوثیہ بک ڈپو)

رضاءالمصطفی بریلوی لکھتے ہیں:

اللہ کی طرف مکر، فریب، بدسگالی کی نسبت اس کی شان حرف گیری کی مترادف ہے (اردو تراجم قرآن کا تقابلی جائزہ صفحہ ۵ بحوالہ دفاع اہلسنۃ جلد ا صفحہ ۱۵۹)

مولوی کاشف اقبال بریلوی لکھتے ہیں:

دیوبندی مترجمین نے بے دھڑک اللہ تعالی کی طرف چالبازی مکر اور داؤ منسوب کیا ہے اس سے ترجمہ کا عام قاری یہی ترجمہ اخذ کرے گا کہ اللہ تعالی چالباز اور مکار ہے (دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف صفحہ ۶۳ بحوالہ دفاع اہلسنۃ جلد ا صفحہ ۱۵۹)

عقیدہ علماء اہلسنت:

علماء دیوبند کے نزدیک مکر کا وہ معنی مراد نہیں جو بریلوی لیتے ہیں بلکہ خفیہ تدبیر کے ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ "ومکرو اومکر اللہ واللہ خیر المٰکرین الآیۃ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"مکر کہتے ہیں لطیف و خفیہ تدبیر کو اگر وہ اچھے مقصد کے لئے ہو تو اچھا ہے اگر برائی کے لئے ہو تو برا ہے۔ اسی لئے "ولا یحیق المکر السیئ" میں مکر کے ساتھ سیئ کی قید لگائی اور یہاں خدا کو خیر المٰکرین کہا۔ مطلب یہ ہے کہ یہود نے حضرت عیسیٰؑ کے خلاف طرح طرح

کی سازشیں اور خفیہ تدبیریں شروع کردیں۔حتی کی بادشاہ کے کان بھر دیے کہ یہ شخص (معاذاللہ) ملحد ہے۔توراۃ کو بدلنا چاہتا ہے سب کو بددین بنا کر چھوڑے گا۔اس لئے مسیح کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔اُدھر یہ ہورہا تھا اور اِدھر حق تعالیٰ کی لطیف اور خفیہ تدبیران کو توڑ میں اپنا کام کررہی تھی جس کا ذکر آتا ہے۔بے شک خدا کی تدبیر سب سے بہتر اور مضبوط ہے جسے کوئی نہیں توڑ سکتا'' (تفسیر عثمانی جلد ا صفحہ ۱۰۴ مکتبہ بشریٰ کراچی)

عقیدہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں:

''مکر کا لغوی معنی چھپانے اور دھوکہ دینے کے ہیں۔اللہ کا مکر یہ ہے کہ بندہ پر معصیت کے عالم میں نعمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔یہاں تک وہ اس حالت سے دھوکہ میں پڑ جاتا ہے اور پھر اچانک اس کو پکڑا جاتا ہے کہ اس کو اس کا وہم وگمان تک نہیں ہوتا'' (تکمیل الایمان مترجم صفحہ ۱۸۷)

فرماتے ہیں:

''ومکر است از خدا ے'' (شرح فتوح الغیب صفحہ ۴۷ مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلشنگ لاہور)

معلوم ہوا مکر کا ترجمہ کرنا صحیح ہے اگر غلط ہوتا تو حضرت شیخ اس کی توضیح اور اللہ کے لئے نہیں بولتا۔

کئی خداؤں کے تصور

بریلویوں کے نزدیک معاذاللہ کئی خدا ہیں۔علماء دیوبند کا الگ خودان کا الگ غیر مقلدوں کا الگ وغیرہ۔چنانچہ مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں:

''اور وہابیوں کا خدا۔۔۔دیوبندی خدا۔۔۔دیوبندی خدا وہ ہے۔'' (فتاوی رضویہ جلد ا صفحہ ۷۹۱ تا ۷۹۲ بحوالہ دست وگریباں جلد ا صفحہ ۲۲۵)

نیز لکھتے ہیں:

''فلاسفہ کے جھوٹے خدا'' (فتاوی رضویہ قدیم جلد ۱۵ صفحہ ۵۳۴)

''آریہ کے جھوٹے خدا'' (ایضاً صفحہ ۵۳۵)

''مجوسی کے جھوٹے خدا'' (ایضاً صفحہ ۵۳۷)

''یہود کے جھوٹے خدا'' (ایضاً صفحہ ۵۳۵)

''نصاری کے جھوٹے خدا'' (ایضاً صفحہ ۵۳۸)

''نیچریوں کے جھوٹے خدا'' (ایضاً صفحہ ۵۳۹)

''چکڑالوی کے خدا جھوٹے خدا'' (ایضاً صفحہ ۵۴۱)

''قادیانی کے جھوٹے خدا'' (ایضاً صفحہ ۵۴۱)

''رافضیوں کے جھوٹے خدا'' (ایضاً صفحہ ۵۴۳)

''وہابیوں کے جھوٹے خدا'' (ایضاً صفحہ ۵۴۵)

''دیوبندیوں کے جھوٹے خدا'' (ایضاً صفحہ ۵۴۷)

''غیر مقلدوں کے جھوٹے خدا'' (ایضاً صفحہ ۵۴۹)

علماء دیوبند کا عقیدہ:

یہ ہیں کہ اللہ تعالی یکتا ہے تمام جہاں کا مالک اور پیدا کرنے والا ہے۔وہ بے نیاز ہے۔ تمام انسانات اور حیوانات کو پیدا کرنے والا ذات صرف ایک اللہ ہے۔اس کے سوا کسی کا کوئی خدا نہیں ہے سب کا خدا ایک ہے۔سب کو پیدا کرنے والا ایک ہے۔یہی عقیدہ شیخ محدث دہلوی ؒ کا ہے۔

عقیدہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں:

”وہ یکتا ہے یعنی عالم کا بنانے والا ایک ہے جیسا کہ (انما اللہ الہ واحد) سے ظاہر اور چاہیے بھی یہی کہ اس عالم کو موجود کرنے والا اور پھر اس کا انتظام چلانے والا یکتا و یگانہ ہی ہو“ (تکمیل الایمان صفحہ ۲۱)

مختار کل

عقیدہ بریلویہ:

مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں:

”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ اعظم اور زمین و آسمان میں تصرف فرماتے ہیں“ (فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ ۱۵۵ بحوالہ ادیان باطلہ اور صراط مستقیم صفحہ ۳۱۵)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

”دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں“ (الامن والعلی صفحہ ۱۹۰ طبع لاہور)

نیز لکھتے ہیں:

”احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کر دیں جو چاہے ناجائز فرما دیں“ (الامن والعلی صفحہ ۲۱۵)

مولوی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں:

”حضور علیہ السلام حرام و حلال کے مالک و مختار ہیں“ (رسائل نعیمیہ صفحہ ۱۲۹ رسالہ سلطنت مصطفی صفحہ ۱۷ نعیمی کتب خانہ)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

’’حضور علیہ السلام اللہ تعالی کی ہر چیز کے مالک ہیں‘‘ (ایضاً صفحہ ۱۳۴)

نیز لکھتے ہیں:

’’حضور احکام کے مالک ہیں جس کے لئے جو چاہیں حلال فرمائیں حرام اور جس کے لئے جو چاہیں قرآنی احکام کو بدل دیں‘‘ (ایضاً صفحہ ۱۳۹)

مولوی امجد علی رضوی لکھتے ہیں:

’’آپ ﷺ اللہ جل شانہ کے نائب مطلق ہیں تمام جہاں آپ ﷺ کے تحت تصرف کر دیا گیا ہے جسے چاہیں دیں جس سے چاہیں واپس لیں‘‘ (بہار شریعت صفحہ ۱۵ بحوالہ ادیان باطلہ اور صراط مستقیم صفحہ ۳۱۵)

مولوی ظفر عطاری لکھتے ہیں:

’’ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی نے حضور نبی کریم ﷺ کو بے شمار احکام تفویض (سونپنا) فرمائے ہیں۔ لہذا آپ جس چیز کو جس کے لئے چاہیں حلال فرمایں اور وہی چیز دوسرے کے لئے حرام فرما دیں جسے چاہے جنت عطا فرما دیں اور جسے چاہے جہنم کی وعید سنا دیں‘‘ (حق پر کون صفحہ ۸۷ طبع راولپنڈی)

فتاوی بریلی شریف میں ہے کہ ’’حضور اقدس ﷺ اللہ عزوجل کے خلیفہ اعظم ہیں‘‘ (فتاوی بریلی شریف صفحہ ۱۴۱ طبع لاہور)

عقیدہ علماء اہلسنت:

علماء اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہیں کہ مختار کل صرف اللہ تعالی کی ذات ہیں اور خاص ہے فقط اللہ عزوجل کے ساتھ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی مشکل کشا حاجت روا اور مختار کل نہیں۔

مفتی اعظم مفتی عزیز الرحمن عثمانیؒ فرماتے ہیں:

''ملکوت السمٰوٰت والارض سب اللہ کے قبضہ قدرت وتصرف میں ہیں اور رزق اور خیر کے خزانے اسی کے قبضہ وتصرف میں ہیں ۔اور دوزخ وجنت کا وہی خالق ومالک ہے اس میں کوئی نبی یا ولی اس کا شریک نہیں ہے'' (فتاوی دارالعلوم دیوبند جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۲ دارالاشاعت کراچی)

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ فرماتے ہیں:

''قرآن کریم ،حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عقائد اہلسنت میں اس عقیدے کی کوئی گنجائش نہیں کہ اللہ تعالی نے اس کائنات کے کل یا بعض اختیارات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی اور کو دیئے ہیں ۔اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ پوری کائنات کا نظام صرف اللہ تعالی کے قبضہ قدرت میں ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں ۔موت وحیات ،صحت وفرض ،عطاء وبخشش سب اسی کے ہاتھ میں ہے'' (اختلاف امت اور صراط مستقیم صفحہ ۳۹ مکتبہ مدینہ لاہور)

علامہ دوست محمد قریشیؒ لکھتے ہیں:

''اہل سنت مختار کل اور محلل ومحرم خدا تعالی کو مانتے ہیں ۔مفوضہ گروہ تحلیل وتحریم انبیاء وائمہ کے سپرد کرتے ہیں ۔اہل بدعت کہتے ہیں کہ دنیا وآخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں'' (براہین اہلسنت حصہ اول صفحہ ۱۸۵ کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

امام اہلسنت شیخ سرفراز خان صفدرؒ لکھتے ہیں:

''مختار کل صرف اللہ تعالی ہی کی ذات ہے'' (دل کا سرور صفحہ ۱۲)

نیز لکھتے ہیں:

''اہل سنت والجماعت کا اتفاقی عقیدہ ہے کہ تکوینی اور تشریعی طور پر حاکم اور مختار کل صرف اللہ ہی ہے'' (دل کا سرور صفحہ ۱۳ ، علماء دیوبند کے عقائد ونظریات صفحہ ۶۹)

عقیدہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں:

”ویگانہ دانید خدائے را وشریک نگردانید چیزے را باوے بدانید ہرچہ درعالم واقع میشود وہمہ بقدرت وارادت او ست ونیست قادر ومتصرف درحقیقت مگر او“ (شرح فتوح الغیب صفحہ ۱۰ طبع لاہور)

اور اللہ تعالی کو ایک جان لو اور کوئی چیز اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ جان لو جو کچھ دنیا میں واقع ہوتا ہے وہ تمام اللہ تعالی کی قدرت اور اس کے ارادہ سے ہوتا ہے اور حقیقت میں اس کے سوا کوئی قادر اور تصرف کرنے والا نہیں ہے۔

فرماتے ہیں:

”ہرچہ درعالم میرود بتقدیر او است تعالی شانہ ونمی جنبد ہیچ ذرا مگر بقدرت وے تعالی ودخل نیست ہیچ کس را درمملکت وی بحکم وے تعالی“ (شرح فتوح الغیب صفحہ ۲۶ تا ۲۷ طبع لاہور)

جو کچھ دنیا میں چلتا ہے اللہ تعالی کی تقدیر سے چلتا ہے اور کوئی ذرا اس کی قدرت کے بغیر نہیں ہلتا اور اس کی مملکت میں کوئی داخل نہیں ہے اس کے حکم سے۔

فرماتے ہیں:

”حاکم بشرائع واحکام خدا تعالی است وحکم وے قدیم است انبیاء علیہم السلام رسانندہ آن احکام اند“ (اشعۃ اللمعات جلد ۲ صفحہ

۱۷۸ مطبوعہ بمبئی)

شرائع واحکام کا مالک اللہ تعالی ہے اور اس کا حکم قدیم ہے انبیاء علیہم السلام ان احکام کو پہنچانے والے ہیں۔

فرماتے ہیں:

”گفت من حرام نمی گردانم حلال را وحلال نمی گردانم حرام راولیکن ہر گز جمع نہ شود دختر دوست خدا ودختر دشمن خدا دریکجا“ (اشعۃ اللمعات جلد ۳ صفحہ ۳۸۰)

فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں حرام کو حلال نہیں کرسکتا اور حلال کو حرام نہیں کرسکتا اور لیکن ہرگز جمع نہیں ہوسکتا خدا کے دوست کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ۔

فرماتے ہیں:

”جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب اصحاب رضوان اللہ عنہم اجمعین کے دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا سوائے دروازہ حضرت علیؓ کے تو سیدنا حمزہ بن عبدالمطلبؓ حضور حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور ان کی آنکھوں میں آنسو تھے اور یہ کہتے تھے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اپنے چچا کو باہر پھینکا اور چچا کے بیٹے کو اندر بلایا تو آپ نے فرمایا چچا میں مامور ہوں مجھے اس امر میں اختیار نہیں۔۔۔۔ مجھ کو مدینے آنے اور مسجد بنانے میں کچھ اختیار نہیں تھا میں وہی کام کرتا ہوں کہ جس کا مجھے حکم آتا ہے اور میں سوائے اللہ کے جتلائے اور کچھ نہیں جانتا“ (تاریخ مدینہ صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۵ بحوالہ دست وگریباں جلد ۳ صفحہ ۳۲۸)

مذکورہ حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی قادر وتصرف کرنے والا نہیں اور عالم کے نظام کو چلانے والا صرف اور صرف اللہ تعالی ہے اور اس کی قدرت کے بغیر کوئی شئی ہل نہیں سکتا اور اس کی مملکت میں کوئی داخل نہیں۔ اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمیع علوم غیبیہ کا علم تھا۔

علم غیب

عقیدہ بریلویہ:

مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تمام جزئی وکلی علم حاصل ہو گئے اور سب کا احاطہ فرمالیا'' (الدولۃ المکیہ صفحہ ۲۳)

نیز لکھتے ہیں:

''لوح وقلم کا علم جس میں تمام ما کان وما یکون ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علوم کا ٹکڑا ہے'' (خالص الاعتقاد صفحہ ۳۸)

مولوی حشمت علی خان لکھتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو علم غیب عطاء فرمایا ملکوت السموات والارض کا انہیں شاہد بنایا۔ دریاؤں کا کوئی قطرہ، ریگستانوں کا کوئی ذرا، پہاڑوں کا کوئی ریزہ، سبزہ زاروں کا کوئی پتہ ایسا نہیں جو حضور مطلع علی الغیوب ما کان وما یکون صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم اقدس میں نہ آیا'' (فتاوی حشمتیہ صفحہ ۹۹ تنظیم اہلسنت پاکستان)

مولوی ظفر الدین رضوی لکھتے ہیں:

''بیشک رب العزۃ جل وعلا نے اپنے حبیب ومحبوب طالب ومطلوب عالم غیوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطاء فرمایا۔ شرق تا غرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا۔ اشیاء ما کان وما یکون سے کوئی ذرا حضور کے علم کے باہر نہ رہا م ملکوت السموات والارض سے ہر صغیر وکبیر ہر رطب ویابس سب کو جدا جدا تفصیلا جان لیا'' (فتاوی ملک العلماء صفحہ ۲۹۶ شبیر برادرز لاہور)

مولوی احمد یار خان لکھتے ہیں:

’’تاریک راتوں میں تہائی کے اندر جو کام کئے جاویں وہ بھی نگاہ مصطفی علیہ السلام سے پوشیدہ نہیں کہ عبداللہ کے والد حذیفہ کو بتادیا۔۔۔۔کون کیا مرے گا کہا مرے گا کس حال میں مرے گا کافر یا مؤمن عورت کے پیٹ میں کیا ہے یہ بھی میرے حضور ﷺ پر مخفی نہیں‘‘ (جاء الحق ۲۷ نعیمی کتب خانہ گجرات)

مولوی ظفر عطاری بریلوی لکھتے ہیں:

’’ہمارا مسلک یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو روز اول سے روز آخر تک کا علم دیا اور تمام علوم مندرجہ لوح محفوظ، نیز اپنی ذات وصفات کی معرفت سے متعلق بہت اور بے شمار علوم عطاء فرمائے جمیع جزئیات خمسہ کا علم دیا جس میں خاص وقت قیامت کا علم بھی شامل ہے احوال جمیع مخلوقات تمام ما کان و ما یکون کا علم عطاء فرمایا‘‘ (حق پر کون صفحہ ۱۵۶)

عقیدہ علماء اہلسنت:

مفتی عزیز الرحمن عثمانی صاحبؒ لکھتے ہیں:

’’عالم الغیب ہونا حقیقت خاصہ باری تعالی کی ہے۔کسی کو اس میں شریک نہ کرنا چاہیے‘‘ (فتاوی دارالعلوم دیوبند جلد ۱۸ صفحہ ۲۵۲ دارالاشاعت کراچی)

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ لکھتے ہیں:

’’اللہ تعالی کے سوا کوئی غیب دان نہیں‘‘ (آپ کے مسائل اوران کا حل جلد ا صفحہ ۱۶۴ اضافہ شدہ ایڈیشن)

امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ لکھتے ہیں:

’’تمام پیغمبروں کے سردار امام الانبیاء خاتم النبیین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفی احمد مجتبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جمیع ما کان وما یکون کا علم حاصل نہ تھا اور نہ آپ عالم الغیب تھے اور جب آپ کو یہ مقام حاصل نہ تھا تو بدیگراں چہ رسد'' (ازالۃ الریب عن عقیدہ علم غیب صفحہ ۲۰۲ مکتبہ صفدریہ)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ لکھتے ہیں:

''حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعوی کیا اور کلام اللہ شریف اور بہت سی احادیث میں موجود ہے کہ آپ عالم الغیب نہ تھے اور یہ عقیدہ کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے'' (فتاوی رشیدیہ صفحہ ۱۰۳ سعید کمپنی کراچی)

علامہ سید نور الحسن شاہ بخاریؒ لکھتے ہیں:

''علم غیب، علم کل، علم محیط و علم بسیط خاصہ خدا ہے۔ اللہ عالم الغیب والشہادت کے سوا نہ کسی کو علم غیب ہے نہ علم کل۔ ہر کسی کا علم محدود ہے غیر محدود و محیط علم ایک اللہ رب العزۃ کا ہے''
(توحید و شرک کی حقیقت صفحہ ۱۶۷ کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

علامہ دوست محمد قریشیؒ لکھتے ہیں:

''جہاں تک حضور علیہ السلام کے علوم کا تعلق ہے۔ پروردگار عالم نے ان کو اس قدر علوم عطاء فرمائے ہیں کہ کوئی ملک کوئی پیغمبر ان کی برابری نہیں کرسکتا۔ لیکن ہر وقت ہر واقعہ کا علم صفات نبوت میں سے نہیں ہے بلکہ صفات ربوبیت میں سے ہے'' (براہین اہلسنت حصہ اول صفحہ ۳۵ کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

عقیدہ شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں:

''یعنی نیستم من دانا تر از تو بدان یعنی من و تو ہر دو برابریم در نادانستن آں بلکہ ہر سائل و مسئول ہمیں حال دارد کہ آنرا جز

خداوند تعالی کسے نداندو وے اللّٰہ تعالی ہیچکس را از ملائکہ ورسل براں اطلاع ندادہ" (اشعۃ اللمعات جلد ا صفحہ ۴۵ بحوالہ ازالۃ الریب)

یعنی میں اس وقت قیامت کو تم سے زیادہ نہیں جانتا یعنی میں اور تم اس کے نہ جاننے میں برابر ہے یں بلکہ ہر سائل اور مسئول کا اس بارہ میں یہی حال ہے کہ اس کو خدا تعالی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور اللہ تعالی نے فرشتوں اور رسولوں میں سے کسی کو بھی اس کی اطلاع نہیں دی۔

فرماتے ہیں:

"وفرمودہ است کہ من بشرم کہ نمیدانم کہ درپس این دیوار چیست یعنی بے نانیدن حق سبحانہ" (اشعۃ اللمعات جلد ا صفحہ ۱۸۴ طبع بمبئی)

اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں بشر ہوں میں نہیں جانتا کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے یعنی اللہ تعالی کے بتلائے بغیر۔

فریق مخالف کا جواب الجواب:

حضرت شیخؒ کی اس عبارت پر مؤلف "شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور عقائد و معمولات اہلسنت" یوں گوہرافشانی کرتا ہیں کہ:

"شیخ محقق کی جانب منسوب قول حدیث (مجھے دیوار کے پیچھے کا علم نہیں) پر حضرت شیخ کی مکمل عبارت پیش خدمت ہے۔ مخالفین فقط آدھی عبارت پیش کرتے ہیں حالانکہ یہ تحریف اور حضرت شیخ کی ذات اقدس پر بہتان عظیم ہے نعوذ باللہ من ذالک۔

"حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں وہی جانتا ہوں جس قدر اللہ تعالی مجھے بتلاتا ہے۔ ابھی ابھی مجھے میرے رب تعالی نے بتایا ہے کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے اور اس کی مہار ایک درخت کی

شاک سے الجھی ہوئی ہے۔ یہ بھی فرمایا میں بشر ہوں نہیں جانتا کہ دیوار کے پیچھے کیا ہے یعنی خدا تعالیٰ کے بتلائے بغیر میں نہیں جانتا اور بلاشبہ نماز چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات میں سے سب سے افضل وارفع حالت ہے تو اس حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انکشاف حقائق اشیاء اور اعیان موجود پر اطلاع اتم اور اکمل ہوتی تھی''

ایک تو مخالفین نے اس حوالے کو حضرت شیخ کے زمرے میں زبردستی ڈالنے کی کوشش کی اور دوسرا یہ کہ پھر حوالہ وعبارت بھی مکمل نہ لکھی تاکہ کہیں اصل حقیقت واضح نہ ہوجائے کیونکہ شیخ نے ذاتی علم غیب کی نفی ہے۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے عطاء علم غیب کو تو حضرت شیخ نے ثابت فرمایا ہے۔

نیز اس حدیث مذکور کے متعلق شیخ نے مدارج النبوۃ فارسی جلد ا صفحہ ۷ پر صراحتاً لکھ دیا ہے (این سخن اصلے ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ) یعنی اس بات کی کوئی اصل نہیں اور اس کی روایت بھی صحیح نہیں ہے۔'' (صفحہ ۶۲ تا ۶۳)

الجواب:

اولاً: مکمل عبارت بحمد اللہ ہمارے مدعیٰ پر دال ہے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں وہی جانتا ہوں جس قدر اللہ تعالیٰ مجھے بتلاتا ہے ابھی ابھی مجھے میرے رب نے بتایا کہ اونٹنی فلاں ہے اور اس کی مہار ایک درخت کی شاخ سے الجھی ہوئی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمیع علوم غیبیہ ما کان وما یکون کا علم نہیں تھا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب ہوتا تو آپ یہ نہیں فرماتے کہ ''میں وہی جانتا ہوں جس قدر اللہ تعالیٰ مجھے بتلاتا ہے'' کیا عالم الغیب بھی اس طرح کہتا ہے، علم غیب تو وہ ہے جو بغیر بتلائے جان لیں کسی کے بتلانے سے اس کو علم غیب نہیں کہتے۔

ثانیاً: اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمیع علوم غیبیہ کا علم ہوتا تو بغیر بتلائے خدا کے آپ جان لیتے کہ

اونٹنی اور اس کی مہار فلاں جگہ ہے۔

ثالثاً: یہ عبارت خود حضرت شیخ محدث دہلویؒ کی ہے پھر یہ کہنا کہ ”مخالفین نے اس حوالے کو حضرت شیخ کے زمرے میں زبردستی ڈالنے کی کوشش کی“ چہ معنی دارد؟

رابعاً: ذاتی اور عطائی کہہ کر گلو خلاصی بالکل باطل و مردود ہے۔ ذاتی اور عطائی حضرت شیخ کے زمانے کے بعد کا ایجاد کردہ ہے۔ اس لئے حضرت شیخؒ کا ایسا کوئی عقیدہ نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذاتی طور پر عالم الغیب نہیں تھے عطائی طور پر تھے یا ذاتی طور پر مختار کل نہیں تھے عطائی طور پر تھے وغیرہ یہ سارا یاروں کا ایجاد کردہ ہے ان سے حضرت شیخؒ کا کوئی تعلق نہیں۔

اور یہ مؤلف کا صریح کذب ہے کہ حضرت شیخ ذاتی علم غیب کی نفی کی ہے عطائی کے وہ قائل ہے اگر موصوف میں یا ان کے کسی ہمنوا میں ہمت ہے تو حضرت شیخؒ کی عبارت میں ذاتی اور عطائی کا بحث دکھائے اور عبارت میں ذاتی کی نشاندہی کرے۔ فریق مخالف ہمت کرے حضرت شیخؒ کی کسی ایک کتاب سے ایک ایسی عبارت پیش کرے جس میں حضرت شیخ ذاتی اور عطائی کی بحث کی ہو یا کہا ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذاتی طور پر علم حاصل نہیں تھا بلکہ عطائی طور پر تھا۔ اگر پیش نہیں کر سکتے اور یقیناً نہیں کر سکتے تو تسلیم کرو کہ اس تقسیم سے حضرت شیخ کا کوئی تعلق نہیں۔

خامساً: رہی یہ بات کہ حضرت شیخ نے اس کے متعلق ”این سخن ندارد“ فرمایا تو ان دونوں عبارتوں کی تطبیق کے لئے جو جواب فریق مخالف کا ہوگا وہی ہماری طرف سے تصور کرے۔

حاضر و ناظر

عقیدہ بریلویہ:

مولوی احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح کریم تمام جہاں میں ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے“

(خالص الاعتقاد صفحہ ۴۰)

مولوی حشمت علی خان لکھتے ہیں:

''حضور اقدس سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے رب قدیر شہید و بصیر علیم و خبیر جل جلالہ نے حاضر و ناظر بنایا'' (فتاوی حشمتیہ صفحہ ۹۲)

مولوی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں:

''حضور علیہ السلام کی نگاہ پاک ہر وقت عالم کے ذرہ ذرہ پر ہے اور نماز، تلاوت قرآن، محفل میلاد شریف، نعت خوانی کی مجالس میں اسی طرح صالحین کی نماز جنازہ میں خاص طور پر اپنے جسم مبارک سے تشریف فرما ہوتے ہیں'' (جاءالحق صفحہ ۱۵۵)

مولوی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

''ہمارا عقیدہ اس مسئلہ میں وہی ہے جو ہمارے اسلاف کا ہے کہ حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم کائنات کے ہر ہر ذرہ میں ہر وقت حاضر و ناظر ہے'' (صحابہ کا عقیدہ حاضر و ناظر صفحہ ۷ مطبوعہ بہاولپور)

مولوی ظفر عطاری لکھتے ہیں:

''حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعطائے الٰہی اپنی نورانیت روحانیت اور علمیت کے لحاظ سے ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور جب چاہیں اور جس وقت چاہے جہاں چاہے اپنے جسد انور کے ساتھ کسی بھی مقام پر تشریف لا سکتے ہیں'' (حق پر کون صفحہ ۴۷)

فتاوی بریلی شریف میں ہے کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہیں'' (فتاوی بریلی شریف صفحہ ۱۳۳ طبع لاہور)

عقیدہ علماء اہلسنت:

مفتی عزیز الرحمن عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”حاضر وناظر ہر جگہ ہر وقت سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہیں ہے“ (فتاوی دار العلوم دیوبند جلد ۱۸ صفحہ ۱۱۷)

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ لکھتے ہیں:

”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ عقیدہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جگہ موجود ہیں اور کائنات کی ایک ایک چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں ہے۔ ہدایت عقل کے اعتبار سے بھی صحیح نہیں چہ جائیکہ یہ شرعاً درست ہو۔ یہ صرف اللہ تعالی کی صفت ہے اور اس کو دوسری شخصیت کے لئے ثابت کرنا غلط ہے“ (اختلاف امت اور صراط مستقیم صفحہ ۳۸ مکتبہ مدینہ لاہور)

امام اہلسنت حضرت شیخ سرفراز خان صفدرؒ لکھتے ہیں:

”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر نہ تھے اور نہ جمیع ما کان و ما یکون کا علم ہی آپ کو عطاء کیا گیا تھا“ (تبرید النواظر فی تحقیق الحاضر والناظر صفحہ ۵۰)

علامہ دوست محمد قریشی صاحبؒ لکھتے ہیں:

”اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک چونکہ خدا تعالی علی کل شیئ شھید ہے اس لئے بے مثل طور پر اپنی شایان شان ہر جا موجود و حاضر ہے۔ اور چونکہ واللہ بصیر بما تعملون ہے اس لئے ہر چیز کے لئے ہر جا ناظر ہے“ (براہین اہلسنت حصہ اول صفحہ ۱۲۸)

عقیدہ شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ:

”اگر گویند کہ خطاب مر حاضر را بود وآنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دریں مقام نہ حاضر است پس توجیہ این خطاب چہ باشد جوابش آن است چوں ورود این کلمہ دراصل یعنی در شب معراج بصیغہ

خطاب بود دیگر تغیرش نداند وبرہماں اصلی گزاشتند ودر شرح صحیح بخاری میگوید که صحابه درزماں آنحضرت ﷺ بصیغه خطاب میگفتند وبعد از زماں حیاتش این چنین گفتند السلام علی النبی ورحمة الله وبركاته نه بلفظ خطاب" (تحصیل البرکات به بیان معنی التحیات صفحہ ۱۸۹ بحوالہ آپ کے مسائل اوران کاحل جلد ا صفحہ ۱۵۷)

اگر کہا جائے کہ خطاب تو حاضر کو ہوتا ہے اور آنحضرت ﷺ اس مقام میں حاضر نہیں۔ پس اس خطاب کی توجیہ کیا ہوگی؟ جواب اس کا یہ ہے کہ چونکہ اصل میں یعنی شب معراج میں یہ کلمہ صیغہ خطاب کے ساتھ وارد ہوا تھا اس لئے اس کو اپنی اصل حالت پر رکھا گیا اور اس میں کوئی تغیر نہیں کیا گیا اور صحیح بخاری کی شرح میں لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین آنحضرت ﷺ کے زمانے میں صیغہ خطاب کے ساتھ سلام کہتے تھے اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد السلام علی النبی ورحمة الله وبركاته کہتے تھے خطاب کا صیغہ استعمال نہیں کرتے تھے۔

اگر حضرت شیخ کا عقیدہ حاضر و ناظر کا ہوتا تو بجائے اعتراض کے جواب دینے کا آنحضرت ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے پر دلائل پیش کرتے۔

نور و بشر

عقیدہ بریلویہ:

مولوی احمد رضا خان نبی کریم ﷺ کے متعلق لکھتے ہیں:

جس نے ٹکڑے کئے قمر کے وہ ہے
نور وحدت کے ٹکڑا ہمارا نبی

(حدائق بخشش حصہ اول صفحہ ۱۴۰ طبع مکتبۃ المدینہ کراچی)

مولوی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں:

''حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے نور ہیں اور سارے عالم کا ظہور حضور کے نور سے ہیں'' (رسائل نعیمیہ صفحہ ۵۱ رسالہ نور صفحہ ۳ طبع لاہور)

نیز لکھتے ہیں:

''حضور نوری بشر ہیں حقیقت حضور کی نور ہیں'' (ایضاً صفحہ ۷۸)

مولوی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں اور اللہ کی ذاتی سے'' (رسائل اویسیہ جلد ۲ رسالہ اول ماخلق اللہ نوری صفحہ ۴۵ طبع بہاولپور)

عقیدہ علماء اہلسنت:

امام اہلسنت حضرت مولانا شیخ سرفراز خان صفدرؒ لکھتے ہیں:

''ہمارا ایمان اور تحقیق یہ ہے کہ امام الرسل خاتم النبیین حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر بھی ہیں اور نور بھی جنس اور ذات کے لحاظ سے تو آپ بشر ہیں اور صفت اور ہدایت کے اعتبار سے آپ نور ہیں۔ آپ کی بدولت دنیائے ظلمت کو روشنی نصیب ہوئی۔ کفر اور شرک کی تاریکی کافور ہوئی اور نور ایمان وتوحید کی شعاعوں سے سطح ارضی منور ہوئی'' (تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین صفحہ ۸۴،۸۵ مکتبہ صفدریہ)

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ لکھتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نوع کے لحاظ سے بشر ہیں اور قرآن کریم کے الفاظ **بشر مثلکم** ہیں ہادی راہ ہونے کی حیثیت سے نور اور سراپا نور ہیں'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد ۱ صفحہ ۱۵۵)

عقیدہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں:

"محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسائر الانبیاء من البشر" (تکمیل الایمان صفحہ ۳۷ بحوالہ تنقید متین صفحہ ۵۹)

نیز فرماتے ہیں:

" حصہ بشریت واحکام جبلت در آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامعیتی خاص است" (شرح سفر السعادۃ صفحہ ۱۰۱ طبع النوریہ رضویہ پبلشنگ)

استعانت و استمداد

عقیدہ بریلویہ:

مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں:

"اولیاء سے مدد مانگنا اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا امر شرع وشئی مرغوب ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر اسٹ ومعرم یا دشمن انصاف" (الامن والعلی صفحہ ۲۹ بحوالہ ادیان باطلہ اور صراط مستقیم صفحہ ۳۲۳)

نیز لکھتے ہیں:

"انبیاء ومرسلین اولیاء علماء صالحین سے ان کے وصال کے بعد بھی استقامت استمداد جائز ہے اولیاء بعد انتقال بھی دنیا میں تصرف کرتے ہیں" (فتاوی رضویہ جلد ۴ صفحہ ۳۰۷ بحوالہ ادیان باطلہ اور صراط مستقیم صفحہ ۳۲۳)

عقیدہ علماء اہلسنت:

مفتی عزیز الرحمن عثمانی صاحبؒ لکھتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ودیگر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء رحمہم اللہ تعالی سے مدد طلب کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ انبیاء واولیاء علیہم السلام کے وسیلہ اور برکت سے اللہ تعالی سے مدد مانگنا کہ اے اللہ! بہ وسیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا فلاں کام پورا فرما جائز ہے'' (فتاوی دارالعلوم دیوبند جلد ۱۸ صفحہ ۲۶۵)

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ لکھتے ہیں:

''جس طرح بطور دعا وتقرب حق تعالی کو پکارا جاتا اور اس کے پاک نام کا وظیفہ پڑھا جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالی کے سوا کسی اور بزرگ ہستی کو پکارنا اور اس کے نام کا وظیفہ جپنا اسلام نے جائز نہیں رکھا۔ کیونکہ یہ فعل عبادت کے زمرے میں آتا ہے اور عبادت صرف اللہ تعالی شانہ کا حق ہے'' (اختلاف امت اور صراط مستقیم صفحہ ۴۶)

علامہ سید نور الحسن شاہ بخاریؒ لکھتے ہیں:

''دعا صرف اللہ تعالی کا حق ہے ذات پاک رب العزۃ کے سوا کسی غیر اللہ سے مافوق الاسباب طور پر دعا واستعانت اور استغاثہ واستعاذہ ضلالت وحماقت ہے اور کفر وشرک اللہ تعالی ہدایت عطاء فرمائے آمین'' (توحید وشرک کی حقیقت صفحہ ۲۷۶)

عقیدہ شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں:

''بخوان بتائید واستعانت الٰہی وتوفیق وے عزوعلا واستعانت واستمداد از وے کن'' (شرح سفر السعادۃ صفحہ ۲۹)

پڑھواللہ تعالی کی تائیداور مدد سے اوراس کی توفیق سے جوعزت اور بلندی والا ہے اور استعانت اوراستمداداسی سے کرو۔

میلاد النبی

عقیدہ بریلویہ:

مولوی حشمت علی خان لکھتے ہیں:

''محفل میلاد اقدس میں قیام اگرچہ فی نفس ذاتہ مستحب ہے'' (فتاوی حشمتیہ صفحہ ۱۷۷)

مولوی احمد یار خان لکھتے ہیں:

''میلاد سنت انبیاء بھی ہے'' (جاءالحق صفحہ ۲۳۳ نعیمی کتب خانہ)

مولوی ظفر الدین قادری لکھتے ہیں:

''میلاد بلاشبہ مستحسن اور مندوب ہے'' (فتاوی ملک العلماء صفحہ ۳۱۶ شبیر برادرز لاہور)

مولوی عبدالمتین بہاری لکھتے ہیں:

''کل علماء و محققین کے نزدیک محفل میلاد شریف مستحب اور مستحسن اور موجب خیر و برکت ہے'' (عقائد و معمولات اہلسنت صفحہ ۵ طبع لاہور)

عقیدہ علماء اہلسنت:

علماء اہلسنت کے نزدیک مروجہ میلاد جس میں بہت سی بدعات وخرافات پائی جاتی ہیں بدعت وناجائز اور واجب الترک ہے۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ لکھتے ہیں:

''مجلس مولود مروجہ بدعت ہے اور بسبب خلط امور مکروہہ کے مکروہ تحریمہ ہے'' (فتاوی رشیدیہ صفحہ ۱۱۵)

مفتی عزیز الرحمن عثمانی صاحبؒ لکھتے ہیں:

’’مجلس میلاد شریف مواقف رواج زمانہ ہذا کے منعقد کرنا اور اس میں بوقت ذکر ولادت شریفہ قیام کا التزام کرنا جائز نہیں ہے۔علماء نے اس کو بدعت اور ناجائز کہا ہے‘‘ (فتاوی دارالعلوم دیو بند جلد ۱۸ صفحہ ۴۶۴)

امام اہلسنت شیخ سرفراز خان صفدرؒ لکھتے ہیں:

’’پوری چھ صدیاں گزر چکی تھیں کہ اس بدعت کا کہیں مسلمانوں میں رواج نہ تھا۔ یہ نہ تو کسی صحابی کو سوجھی نہ تابعی کو نہ کسی محدث کو اور نہ فقیہہ کو نہ کسی بزرگ کو نہ کسی ولی کو‘‘ (راہ سنت صفحہ ۱۶۲)

عقیدہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں:

’’ولا یزال اهل الاسلام یحتلفون بشهر مولده ﷺ.... ولقد اطنب ابن الحاج فی المدخل فی الانکار علی مااحدثه الناس من البدع والا هواء والغناء بالألات المحرمة عند عمل مولده الشریف فالله تعالی یثیبه علی قصده الجمیل ویسلك بنا سبیل السنة فانه حسبنا ونعم الوکیل‘‘ (ما ثبت بالسنہ صفحہ ۱۰۳ بحوالہ مطالعہ بریلویت جلد ۶ صفحہ ۳۴۸)

اور اہل اسلام ربیع الاول میں ایسی محفلیں کرتے چلے آرہے ہیں اور علامہ ابن امیر الحاج نے المدخل میں بڑی تفصیل سے ان بدعات کا رد کیا ہے جو لوگوں نے اس میں پیدا کر لی ہیں وہ خوہشات کے درپے ہوئے اور حرام کردہ آلات سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل ولادت پر گانے لگے

۔سو اللہ تعالی علامہ ابن امیر الحاج کو اپنے اس قصد پر اجر جمیل عطاء فرمائے اور ہمیں سبیل سنت پر چلائے وہ ہمیں کافی ہے اور بہت اچھا کارساز ہے۔

حضرت شیخؒ نے جو فرمایا کہ لوگ ہمیشہ سے یہ محفلیں منعقد کرتے چلے آرہے ہیں ان سے ان کی مراد ساتویں صدی سے لے کر اب تک جو منعقد کررہے ہیں یہ مراد ہیں۔حضرت شیخؒ نے علامہ ابن امیر الحاج کو دعائیں دی انکار بدعات کی بناء پر اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم علامہ امیر الحاج کی کتاب سے وہ باتیں پیش کرے جن کا ذکر شیخ نے کیا ہے۔

علامہ ابن امیر الحاج مالکیؒ لکھتے ہیں:

"ومن جملة ما احدثوه من البدع مع اعتقادهم ان ذلك من اكبر العبادات واظهار الشعائر مايفعلونه فى الشهر الربيع الاول من المولد وقد احتوى ذلك على بدع ومحرمات ......الى ان قال وهذه المفاسد مترتبة على فعل المولد اذا عمل بالسماع فان خلا منه وعمل طعاما فقط ولوى به المولد ودعا اليه الاخوان وسلم من كل ماتقدم ذكره فهو بدعة بنفس نيته فقط لان ذلك زيادة فى الدين وليس من عمل السلف الماضين واتباع السلف اولى" (المدخل ابن الحاج جلد ا صفحہ ۸۵ طبع مصر بحوالہ راہ سنت صفحہ ۱۶۴)

لوگوں کی ان بدعتوں اور نو ایجاد باتوں میں سے جن کو وہ بڑی عبادت سمجھتے ہیں اور جن کے کرنے کو شعائر اسلامیہ کا اظہار کہتے ہیں۔ایک مجلس میلاد بھی ہیں جس کو وہ ماہ ربیع الاول میں کرتے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ بہت سی بدعات اور محرمات پر مشتمل ہے۔۔۔۔۔اور اس مجلس میلاد پر یہ مفاسد اس صورت میں مرتب ہوتے ہیں جب کہ اس میں سماع ہو سوا گر مجلس میلاد سماع

سے پاک ہو اور صرف بہ نیت مولود کھانا تیار کرلیا ہو اور بھائیوں اور دوستوں کو اس کے لئے بلایا جائے اور تمام مذکورہ بالا مفاسد سے محفوظ ہو تب بھی وہ صرف نیت (عقد مجلس میلاد) کی وجہ سے بدعت ہے اور دین کے نادر ایک جدید امر کا اضافہ کرنا ہے جو سلف صالحین کے عمل میں نہ تھا حالانکہ اسلاف کے نقش قدم پر چلنا اور ان کی پیروی کرنا ہی زیادہ بہتر ہیں۔

تیجہ، ساتویں اور چالیسواں

عقیدہ بریلویہ:

دریں بارہ بریلویوں کا عقیدہ ہیں کہ مرنے کے بعد اس کا تیجہ، دسواں، بیسواں اور چالیسواں وغیرہ کرنا ضروری ہے۔ (ملاحظہ ہوانوار ساطعہ)

عقیدہ علماء اہلسنت:

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ لکھتے ہیں:

''تیجہ، دسواں وغیرہ سب بدعت ضلالہ ہیں کہیں اس کی اصل نہیں نفس ایصال ثواب چاہیئے ان قیود کے ساتھ بدعت ہی ہے'' (فتاوی رشیدیہ صفحہ ۱۵۴)

مفتی عزیز الرحمن عثمانیؒ لکھتے ہیں:

''سویم ودہم وچہلم رسوم محدثہ ہیں۔ یہ رسوم نہ زندگی میں کرنا چاہیے نہ بعد مرنے کے ہونی چاہیے اور ایصال ثواب کا عمدہ طریق یہ ہے کہ بدون تعین یوم ووقت کے لوجہ اللہ نقد یا کپڑے یا کھانا فقراء کو صدقہ کردے اور نقد دینا خفیہ سب سے بہتر ہے کہ اس میں ریاء نہ ہوگی اور محتاج اس سے اپنی جملہ حاجات رفع کرسکتا ہے'' (فتاوی دارالعلوم دیوبند جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۰، ۴۸۱)

عقیدہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ:

"اما این اجتماع مخصوص روز سوم وارتکاب تکلفات دیگر وصرف اموال بے وصیت از حق بتامی بدعت است وحرام"
(شرح سفر السعادۃ صفحہ ۲۷۳)

بہر حال تیسرے دن کا یہ مخصوص اجتماع اور دوسرے تکلفات کا ارتکاب کرنا اور یتیموں کے حق سے بغیر وصیت کے خرچ کرنا بدعت اور حرام ہے۔

قبروں پر چراغ جلانا

عقیدہ بریلویہ:

مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں:

"شمعیں روشن کرنا قبر کی تعظیم کے لئے جائز ہے تاکہ لوگوں کو علم ہو کہ یہ کس بزرگ کی قبر ہے اور وہ اس سے تبرک حاصل کریں" (فتاوی رضویہ جلد ۴ صفحہ ۱۴۴ بحوالہ ادیان باطلہ صفحہ ۳۳۶)

مولوی احمد یار خان لکھتے ہیں:

"عام مسلمانوں کی قبر پر ضرورۃً اولیاء اللہ کی مزارات پر اظہار عظمت کے لئے چراغ روشن کرنا جائز ہے" (جاء الحق صفحہ ۳۰۰ نعیمی کتب خانہ گجرات)

مولوی عبدالمتین بہاری لکھتے ہیں:

"اولیاء اللہ کے مزاروں پر یا کسی اور جگہ پر روشنی کرنا اگر کسی بہتر غرض ومقصد کی بناء پر ہو تو بلاشبہ جائز ومستحسن ہے۔ اس کو اسراف نہ کہا جائے گا" (عقائد ومعمولات اہلسنت صفحہ ۵۵ طبع

لاہور)

عقیدہ علماء اہلسنت

امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ لکھتے ہیں:

''قبور پر چراغ وقندیل وموم بتی وغیرہ جلانے کی شریعت اسلامی میں کوئی اصل نہیں ہے اور شریعت حقہ اس قبیح حرکت سے نہایت ہی سخت بیزار ہے'' (راہ سنت صفحہ ۱۹۲)

عقیدہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں:

"ونہی فرمود کہ برسر قبرہا مساجد بناکنند ویا برگورہا چراغ افروزند وبرفاعل آن لعنت کرد" (شرح سفر السعادۃ صفحہ ۲۷۲)

اور منع فرمایا ہے قبروں پر مساجد بنانے (یعنی گنبد وغیرہ) اور قبروں پر چراغ روشن کرنے کو اور کرنے والے پر لعنت کیا ہے۔

قبروں پر عمارات وقبہ بنانا

شیخ محققؒ فرماتے ہیں کہ:

"وبالائے گور عمارت وقبہ نساختی واین مجموع بدعت است ومکروہ ومخالف طریق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (شرح سفر السعادۃ صفحہ ۲۷۱)

اور قبر کی اوپر عمارت اور قبہ مت بنائے یہ ساری بدعت ہیں اور مکروہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ کے مخالف ہے۔

عصمت انبیاء

عقیدہ بریلویہ:

اہل بدعت کا عقیدہ ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ارادۃً گناہ کبیرہ سے محفوظ ہوتے ہیں قبل نبوت وبعد نبوت لیکن نسیاناً وخطاءً گناہ کبیرہ صادر ہوسکتے ہیں مگر اس پر قائم نہیں رہتے۔
چنانچہ مولوی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں کہ:

''انبیاء کرام ارادۃً گناہ کبیرہ کرنے سے ہمیشہ معصوم ہوتے ہیں کہ جان بوجھ کر نہ تو نبوت سے پہلے گناہ کبیرہ کر سکتے ہیں اور نہ اس کے بعد۔ ہاں نسیاناً خطاءً صادر ہوسکتے ہیں مگر اس پر قائم نہیں رہتے'' (جاء الحق صفحہ ۴۲۷ نعیمی کتب خانہ گجرات)

عقیدہ علماء اہلسنت:

یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام قبل نبوت وبعد نبوت صغائر وکبائر سے محفوظ ومعصوم ہیں نہ قصداً ارتکاب کر سکتے ہیں اور نہ بھول کر۔

عقیدہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں:

''اہل سنت والجماعت کا مذہب مختار یہی ہے کہ نبی گناہ کبیرہ کا نہ قصداً ارتکاب کر سکتا ہے اور نہ بھول کر'' (تکمیل الایمان مترجم بہ معروف ایمان کیا ہے صفحہ ۱۲۰)

تمت بالخیر

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ آمین

العبد الفقیر محمد عدنان فاروقی حنفی عفی عنہ

یکم محرم الحرام سنہ ۱۴۴۲ھ/ ۲۰ اگست سنہ ۲۰۲۰ء یوم الجمعۃ